جو واضح طور پر جانبداری کا مظاہرہ کر رہا ہے سے کوئی بھی متفقہ طور پر مطالبہ نہیں کر سکتے اور نا ہی اس سے احتجاج کرنے کی جرأت کرتے ہیں اور نا ہی اس کو تجارتی' سیاسی' سفارتی' معاشی تعلقات توڑنے کی دھمکی دیتے ہیں ۔ درحقیقت سب مسلم حکمرانوں کو اپنے اقتدار اور مفادات عزیز ہیں' اسی لئے سب کی غیرتیں مرچکی ہیں اور یہ آخری فلسطینی کے مرنے کا انتظار کر رہے ہیں تا کہ ہمیشہ کے لئے اس مسئلے سے ان کی جان چھوٹ جائے۔

معلوم نہیں کہ مسلمانوں کی عظمتِ رفتہ کا سورج کب طلوع ہو گا اور کب صدیوں پر محیط یہ ظلم کی سیاہ رات ڈھلے گی ؟ خطہ ارض تو خونِ مسلم سے سارا لہولہان ہو چکا ہے اور ظالم تو اپنے سارے ہنر اور گر آزما چکا ہے ۔ مسلمان حکومتوں کی پابندیوں بے حمیتی اور امریکی غلامی کے باعث عالم اسلام کے تمام غیور مسلمان اپنے فلسطینی بھائیوں کی کچھ بھی مدد نہیں کر سکتے اور نا ہی ان کے شانہ بشانہ یہودیوں کے خلاف جہاد کر سکتے ہیں ۔ یہ کس قدر باعث افسوس ہے اور ہم بھی صرف فلسطینیوں کو اپنے ناتواں قلم کی سیاہی' چند بے ربط سطروں اور جلے دل کی قاشوں کے علاوہ کچھ بھی پیش نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری آہِ نارسا میں وہ گرمی اور وہ تب و تاب ہے جو درِ قبولیت تک پہنچ سکے پھر بھی اے خداوند! یہ دعا ہے کہ تو ہی اپنے مظلوم فلسطینی بندوں کی حمایت اور مدد فرما اور ظالموں سے انہیں خلاصی دے اور عالم اسلام کے بے غیرت و بے حمیت حکمرانوں سے عالمِ اسلام کو ہمیشہ کے لئے نجات عطا فرما! امین۔

صدارتی ریفرنڈم یا امریکی عزائم و ایجنڈے کی تکمیل

ملک و ملت کی قسمت و صدارت اور دیگر اعلیٰ ملکی عہدوں پر پہلے سے قابض حکمران جنرل پرویز مشرف نے اپنے اقتدار کو مزید پانچ سال طوالت دینے کے لئے ریفرنڈم کا انعقاد 30 اپریل کو کیا۔ صدارتی ریفرنڈم کے لئے قومی خزانے سے کئی ارب روپے کی خطیر رقم بھی منظور ہوئی اور یہ رقم ناظمین اور حکومتی عہدے دار پرویز مشرف کے جلسوں کی رونق دوبالا کرنے کے لئے پانی کی طرح بہا چکے ہیں ۔ اس کے علاوہ ملک کے تمام سرکاری ادارے اور حکومتی افراد بھی ملکی ذرائع اور روپے ریفرنڈم کی کامیابی کے لئے استعمال کر چکے ہیں ۔ یہ سب غیر آئینی' غیر اخلاقی اور غیر شرعی تصرفات ملک و ملت کی ''بہتری اور قومی مفاد'' کے نام پر کئے گئے اور طرفہ تماشہ یہ کہ عوامی جلسوں میں صدر صاحب ماضی کے حکمرانوں کی کرپشن کا ذکر بھی ''ذوق و شوق'' سے بیان کرتے رہے اور پہلے حکمرانوں کو لٹیرے' بدمعاش' کرپٹ اور ڈاکو وغیرہ کہا گیا جو کہ اپنی جگہ بالکل صحیح ہے ۔ لیکن کیا موجودہ حکمران طبقہ بھی انہی سابقہ حکمرانوں کی ڈگر پر رواں دواں

نہیں ہے؟ اربوں روپے ایک غریب اور مقروض قوم کے اپنے ذاتی مفاد واقتدار کے لئے لٹائے گئے کیا یہ کرپشن اور بدعنوانی نہیں؟ اور کیا کچھ جو آئین و عدلیہ کے ساتھ موجودہ حکمرانوں کے دور حکومت میں برتا جارہا ہے کیا وہ پہلے حکمرانوں کی بنسبت زیادہ برے اور ماوراء آئین اقدامات نہیں ہیں؟ اس کے علاوہ ریفرنڈم کے مخالف ناظمین کو ڈرایا اور دھمکایا گیا کہ وہ سیاسی جماعتوں کے ساتھ تعلق کا اظہار نہ کریں۔لیکن جب یہی ناظمین صدر مشرف کی حمایت کریں تو کیا یہ سیاسی وابستگی نہیں؟ اس کے ساتھ ساتھ وکلاء تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کے احتجاج پر حکومت کا یہ موقف رہا کہ ابھی معاملہ سپریم کورٹ میں چل رہا ہے لہذا آپ اس کے خلاف احتجاج اور اختلاف نہ کریں لیکن دوسری جانب عدالتی فیصلہ سے قبل حکومت نے اپنی تمام تر توانائیاں وتیاریاں ریفرنڈم کے انعقاد پر مرکوز رکھیں کیا یہ توہین عدالت کے زمرے میں نہیں آتا؟ ایسا محسوس ہورہا ہے کہ اس ملک میں قانون' اصول' ضابطے' اخلاقی اقتدار اور جمہوری روایات کا سرے سے وجود ہی نہیں اور پوری قوم حکمرانوں کے سامنے پتھروں کا ایک بے حس ڈھیر ہے جسے حکمران بے دردی کے ساتھ روند رہے ہیں۔

جبکہ حقائق یہ ہیں کہ ملک وملت کی اکثریت اس صدارتی ریفرنڈم کی بدترین مخالف تھی۔اس کی تصدیق بین الاقوامی ذرائع ابلاغ بھی کرچکے ہیں کہ نوے فیصد سے زائد عوام ریفرنڈم کے خلاف ہیں۔اور ملک کی تمام اہم سیاسی جماعتیں بھی اس کی مخالفت میں پیش پیش رہیں اور مذہبی جماعتوں کی تنظیم ''متحدہ مجلس عمل'' نے تو باقاعدہ اس کے خلاف سیاسی جدوجہد بھی کی۔اس کے علاوہ ملک کی تمام وکلاء تنظیموں نے بھی اس غیر آئینی ریفرنڈم کو تسلیم کرنے سے صاف انکار کیا۔لیکن اس کے باوجود حکمرانوں کو یہ زعم باطل ہے کہ ملک کی تمام رعایا حکمرانوں کے ساتھ ہے۔اسی لئے گورنر پنجاب نے واضح اعلان کردیا کہ ریفرنڈم صدر مشرف جیت چکے ہیں اب صرف ''رسمی کاروائی'' باقی ہے۔تو جناب گورنر صاحب یہ تو پوری دنیا اور قوم جانتی تھی کہ صدارتی ریفرنڈم کے نتائج کیا ہوں گے؟ اور ماشاء اللہ اب کے بار تو مشرف صاحب ماضی کے حکمرانوں سے بھی زیادہ عوامی تائید وحمایت ''پردۂ غیب'' کی مدد سے حاصل کرگئے۔لیکن جب حکمرانوں کو بھی یہ یقین محکم تھا کہ عوامی تائید وحمایت انہیں بھرپور حاصل ہے تو پھر اس غریب اور مقروض عوام کے اربوں روپے کیوں ریفرنڈم کے نام پر ضائع کئے گئے؟

پھر ملک میں ایسی کون سی طاقت بچی ہے جو صدر صاحب سے یہ پوچھنے کی جرأت کرے کہ آپ کو عوامی تائید وحمایت کا سرٹیفکیٹ حاصل ہے کہ نہیں؟ اور آپ نے آئین کی کس شق کے مطابق ایک منتخب کردہ صدر کو بغیر استعفیٰ دیئے ایوان صدر سے نکال دیا اور خود صدارت کی شاہی قبا زیب تن کر کے غیر آئینی صدارت کا حلف لے لیا؟ پھر ریفرنڈم تو کسی اہم ترین قومی ایشو (issue) پر کرایا جاسکتا ہے لیکن یہ آئین میں کہیں بھی درج نہیں کہ اقتدار پر پہلے سے قابض شخص اپنے ہی اقتدار کو مزید طوالت دینے کے لئے ریفرنڈم کرسکتا ہے۔(اگر پہلے سے اس کی ایک دو غلط

مثالیں موجود ہیں تو یہ جواز کے لئے کوئی سند اور ثبوت نہیں) یہ سراسر آئین پاکستان کی خلاف ورزی ہے۔ پھر سرکاری فوجی وردی کے ہوتے ہوئے کسی سیاسی عہدے کا حصول بھی مکمل طور پر غیر آئینی ہے۔ معلوم نہیں کہ ملک کی عدلیہ کی آنکھوں پر کون سی پٹی چڑھی ہوئی ہے کہ ایک شخص تپتے ہوئے سورج کی موجودگی میں سفید دن کو سیاہ رات کہہ رہا ہے اور ملک کی اعلیٰ ترین عدالتیں اور اصحاب عقل و بصیرت اس تماشے پر خاموش ہیں ' یہ کہاں کا انصاف ہے؟ یہ کہاں کی جمہوریت ہے؟ اور یہ کہاں کے اصول ہیں؟

دراصل یہ ریفرنڈم امریکہ کی ضرورت تھا کیونکہ انہیں ابھی اپنا ایجنڈا حکمرانوں کے ذریعے پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ کیونکہ ابھی بہرحال اس ملک کا کچھ نہ کچھ اسلامی تشخص اور نظریہ قائم و دائم ہے اور یہاں کے لوگ ابھی تک سیکولر نہیں ہوئے اور ان میں دینی غیرت وحمیت کا عنصر بھی کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے اور یہاں سے ہمیشہ جہاد و حریت کی تحریکیں بھی پروان چڑھی ہیں لہٰذا جب تک پاکستان کے اسلامی کلچر' دینی مدارس' مذہبی اور جہادی تنظیموں کے اثر و رسوخ کو ختم نہ کیا جائے تو اس وقت تک پاکستان امریکہ کے نیو ورلڈ آرڈر کیلئے ایک مستقل خطرہ رہے گا۔ اسلئے امریکہ موجودہ حکمرانوں کے ریفرنڈم' ان کی چیف آف آرمی سٹاف کے عہدے کی بدولت اور آئندہ کی سلیکٹیڈ (selected) پارلیمنٹ کے ذریعے مستقبل میں ایسے اقدامات کرنے کی کوشش کرے گا جو ملک و ملت کیلئے انتہائی تباہ کن ہوں گے اور ملک کو ترکی' الجزائر اور وسط ایشیائی مسلم ریاستوں کی طرح ایک بے دین اسٹیٹ بنایا جائے گا جو کہ نظریہ پاکستان اور ملک کے آئین و دستور کیلئے موت سے بڑھ کر ہوگا۔ اگر اس وقت قوم نے حمیت اور سیاسی بیداری کا ثبوت نہ دیا تو صدیوں کی بزرگوں کی محنت رائیگاں چلی جائے گی۔

پھر اس صدارتی ریفرنڈم کے صرف چند درباری اور ذاتی مفادات کے غلام حامی تھے اور یہی صدر صاحب کا مکمل سیاسی ''اثاثہ'' ہے۔ ان کا ماضی اور ان کا کردار بھی روزِ روشن کی طرح سب کے سامنے عیاں ہے۔ ان گندے انڈوں کے ڈھیر پر بیٹھے ہوئے حکمرانوں کو پھر بھی اپنی قباو دامن کی پاک دامنی پر بڑا ناز ہے اور خود کو کرپشن اور سیاسی اقرباء پروری سے بھی مبرا سمجھتے ہیں۔ لیکن یہ ان کی بھول ہے کہ اقتدار کی دیوی ان پر ہمیشہ مہرباں ہوگی اور یہ ہمیشہ اقتدار کے سایہ عافیت میں خراماں خراماں موج اڑاتے پھریں گے۔ موجودہ حکمرانوں سے پہلے بھی بڑے بڑے طاقتور حکمران اور سیاستدان بڑے طمطراق اور تزک و احتشام کے ساتھ مسندِ اقتدار پر بزعم خود ہمیشہ کے لئے جلوہ افروز ہوئے تھے لیکن آج ذرا تاریخ کے اوراق اٹھائیے اور قبرستانوں میں جا کر دیکھئے تو ان کے بونے کرداروں اور بوسیدہ مزاروں پر کس قدر مٹی اور سیاہی چڑھی ہوئی ہے۔ آج نہ وہ اقتدار ہے اور نہ وہ جاہ و حشمت۔ کوئی حکمران تختہ دار پر چڑھایا جا چکا ہے تو کسی کو زندہ جلا دیا گیا ہے کسی کو بے چارگی اور خطرناک بیماریوں نے دبوچ لیا ہے تو کوئی دیارِ غیر میں دربدر کی ٹھوکریں کھا رہا ہے اور کل جو جلسوں میں حکمرانوں کی مائیک پر میں میں اور انا انا کی بلند اور گرجدار آوازیں گونجتی تھیں